Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۲۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم جمعرات

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۲۳ صفر سنہ ۱۳۹۸ھ ۔ ۲ تبلیغ ۱۳۵۷ ہش ۔ ۲ فروری سنہ ۱۹۷۸ء | نمبر ۲۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲ تبلیغ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

زخم خدا تعالیٰ کے فضل سے مندمل ہو رہا ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت کاملہ عطا فرمائے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شرک اور مخلوق پرستی کا قلع قمع کرکے ایک عالم کو توحید سے منوّر کر دیا

یہ دلیل ہے اِس امر کی کہ آپؐ خدا کے سچّے نبی اور سب رسولوں سے افضل تھے

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس زمانہ میں مبعوث ہوئے تھے کہ جب تمام دُنیا میں شرک اور گمراہی اور مخلوق پرستی پھیل چکی تھی اور تمام لوگوں نے اصولِ حقّہ کو چھوڑ دیا تھا اور صراطِ مستقیم کو بُھول بھلا کر ہر یک فرقہ نے الگ الگ بدعتوں کا راستہ لے لیا تھا۔ عرب میں بُت پرستی کا نہایت زور تھا۔ فارس میں آتش پرستی کا بازار گرم تھا۔ ہند میں بُت پرستی کیساتھ اَور صدہا طرح کی مخلوق پرستی پھیل گئی تھی اور انہی دنوں میں کئی پوران اور پستک کہ جن کے رُو سے بیسیوں خدا کے بندے خدا بنائے گئے اور اوتار پرستی کی بنیاد ڈالی گئی تصنیف ہو چکے تھے اور بقول پادری بورٹ صاحب اور کئی فاضل انگریزوں کے ان دنوں عیسائی مذہب سے زیادہ اَور کوئی مذہب خراب نہ تھا اور پادری لوگوں کی بدچلنی اور بداعتقادی سے مذہب عیسوی پر ایک سخت دھبہ لگ چکا تھا اور مسیحی عقائد میں نہ ایک نہ دو بلکہ کئی چیزوں نے خدا کا منصب لے لیا تھا۔ پس آنحضرتؐ کا ایسی عام گمراہی کے وقت مبعوث ہونا کہ جب خود حالت موجودہ زمانہ کی ایک بزرگ معالج اور مصلح کو چاہتی تھی اور ہدایتِ ربانی کی کمال ضرورت تھی اور پھر ظہور فرما کر ایک عالَم کو توحید اور اعمالِ صالحہ سے منوّر کرنا اور شرک اور مخلوق پرستی کا جو اُمّ الشرور ہے قلع قمع فرمانا اِس بات پر صاف دلیل ہے کہ آنحضرتؐ خدا کے سچّے رسول اور سب رسولوں سے افضل تھے .... قانونِ قدیم حضرت ربّ العالمین کا یہی ہے کہ جب دُنیا میں کسی نوع کی شدّت اور صعوبت اپنے انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو رحمتِ الٰہی اس کے دُور کرنے کی طرف متوجہ ہوتی ہے جیسے جب امساک باراں سے غایت درجہ کا قحط پڑ کر خلقت کا کام تمام ہونے لگتا ہے تو آخر خداوند کریم بارش کر دیتا ہے اور جب وباء سے لاکھوں آدمی مرنے لگتے ہیں تو کوئی صورت اصلاحِ ہوا کی نکل آتی ہے یا کوئی دوا ہی پیدا ہو جاتی ہے اور جب کسی ظالم کے پنجہ میں کوئی قوم گرفتار ہو جاتی ہے تو آخر کوئی عادل اور فریاد رس پیدا ہو جاتا ہے۔ پس ایسا ہی جب لوگ خدا کا راستہ بُھول جاتے ہیں اور توحید اور حق پرستی کو چھوڑ دیتے ہیں تو خداوند تعالیٰ اپنی طرف سے کسی بندہ کو بصیرتِ کامل عطا فرما کر اور اپنے کلام اور الہام سے مشرف کر کے بنی آدم کی ہدایت کے لئے بھیجتا ہے تا جس قدر بگاڑ ہو گیا ہے اس کی اصلاح کرے۔"

(براہینِ احمدیہ صفحہ ۱۱۲ تا صفحہ ۱۱۶ حاشیہ)

خاکسار کے برادر زادہ عزیز مطیع الرحمٰن فرزند اکبر محترم شیخ محب الرحمٰن صاحب مرحوم کا ایک بہت بڑا اپریشن ڈنمارک کے ہسپتال میں ہوا ہے عزیز مذکور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار شیخ عبد الرحمٰن کپورتھلوی حال مقیم اسلام آباد)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

وصولیوں کا چوتھا مرحلہ ۲۸ فروری کو ختم ہو رہا ہے

دُنیا کی مختلف جماعت ہائے احمدیہ کی یاددہانی کے لئے گذارش ہے کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدوں کی وصولی مرحلہ وار ہو رہی ہے چوتھا مرحلہ ۲۸ فروری ۱۹۷۸ء کو ختم ہو رہا ہے۔ جائزہ لیں کہ سال ختم ہونے سے پہلے ہر وعدہ کنندہ سے ان کے وعدہ کا کم از کم $\frac{4}{15}$ تک وصول ہو جائے۔

نئے وعدہ کرنے والوں سے $\frac{1}{12}$ وصولی ہو جانی چاہیئے۔ غلبۂ اسلام کے جلد حصول کے لئے اپنی مساعی کو تیز سے تیز تر کرتے چلے جائیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

مرکزی امتحانات خدام الاحمدیہ

سال ۱۹۷۷-۷۸ء میں خدام الاحمدیہ کے سالانہ امتحانات انشاء اللہ تعالےٰ ماہ مئی کے آخری عشرہ میں ہوں گے۔ تاریخ کا بعد میں اعلان کیا جائے گا۔ خدام ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

پبلشر:۔ مسعود احمد ۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲ر تبلیغ ۱۳۵۷ ہش
۲ر فروری ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مستحق عذاب بنانے والی ایک انتہائی خطرناک روش

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اسی لئے وہ انہیں ان کی نافرمانیوں اور بے اعتدالیوں پر جلد نہیں پکڑتا بلکہ انہیں ڈھیل دیتا چلا جاتا ہے اور غرض اس سے اُس کی یہ ہوتی ہے کہ اُس کے بندے اس مہلت کو غنیمت جان کر اور اس سے فائدہ اٹھا کر توبہ کرتے ہوئے اُس کی طرف جھکیں اور اپنی نافرمانیوں اور بے اعتدالیوں سے ہمیشہ ہمیش کے لئے باز آجائیں اور اس طرح صحیح معنوں میں اس کے اطاعت گزار بن کر دنیا میں زندگی گزاریں۔ اگر اللہ تعالیٰ مہلت نہ دے اور نافرمانیوں پر فوراً ہی گرفت شروع کر دے تو پھر کسی کو بھی توبہ کی توفیق نصیب نہ ہو اور ہر کسی کو اپنے کئے کی سزا ملنے میں ذرا بھی دیر نہ لگے۔ اسی لئے اُس نے فرمایا ہے:-

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ ۖ فَنَذَرُ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ○ (یونس آیت ۱۲)

ترجمہ:- اور اگر اللہ لوگوں پر (ان کے اعمال کی) بدی (کا انجام) اُن کے مال کو جلد چاہنے کی طرح جلد وارد کرتا تو اُن کی (زندگی کے اختتام کی) میعاد اُن پر لائی جا چکی ہوتی۔ (مگر چونکہ ہم نے ایسا پسند نہیں کیا) اس لئے ہم ان لوگوں کو جو ہماری ملاقات کی اُمید نہیں رکھتے اس حالت میں چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ اپنی سرکشی میں سرگرداں پھر رہے ہیں۔

خدا تعالیٰ ہر چند کہ مہلت کے زمانہ میں انہیں ان کے حال پر چھوڑے رکھتا ہے لیکن انہیں ان کی نافرمانیوں پر متنبہ کرنے کے لئے وہ وقفہ وقفہ سے ان پر تکلیف وارد کرتا ہے تاکہ انہیں توبہ کی توفیق ملے۔ بعض لوگ تو تکلیف وارد ہونے پر حقیقی توبہ کر کے اپنی بے اعتدالیوں سے ہمیشہ کے لئے باز آجاتے ہیں لیکن اکثریت بالعموم ایسے لوگوں کی ہوتی ہے جو تکلیف وارد ہونے پر خدا تعالیٰ کی طرف توبہ تو کرتے ہیں اور اُس کے حضور معافی مانگتے ہوئے جھکتے بھی ہیں لیکن جب خدا تعالیٰ اُس تکلیف کو دُور کر دیتا ہے تو پھر وہ نافرمانی کی طرف مائل ہو کر سرکشی اختیار کر لیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ جو ارحم الراحمین ہے ان کی اس عارضی توبہ پر بار بار انہیں قضا و قدر کے تحت وارد ہونے والی تکالیف سے مخلصی عنایت کرتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُن کی اس روش کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَنْ لَمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَسَّهُ ۚ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○

(یونس آیت ۱۳)

ترجمہ:- اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے پہلو کے بل (لیٹا ہوا) یا بیٹھا ہوا یا کھڑا ہوا ہمیں پکارتا ہے۔ پھر جب ہم اس کی تکلیف کو دُور کر دیتے ہیں تو وہ (اس طرح سے کترا کر) گزر جاتا ہے کہ گویا اُس نے کسی تکلیف (کے دُور کرنے) کے لئے جو اُسے پہنچی تھی ہمیں پکارا ہی نہیں تھا۔ اسی طرح تمام حد سے بڑھ جانے والوں کو جو کچھ وہ کیا کرتے ہیں خوبصورت کر کے دکھلایا گیا ہے۔

بالآخر ایسے نافرمانوں اور بار بار توبہ توڑنے والوں کی آخری پکڑ کا وقت آجاتا ہے۔ اُس وقت وہ توبہ بھی کریں تو قبول نہیں کی جاتی۔ انہیں اپنی نافرمانیوں کی سزا مل کر رہتی ہے اور وہ یہی ہوتی ہے کہ اُن کا نام و نشان مٹا دیا جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نافرمان قوموں کی ذہنیت، ان کو بار بار دی جانے والی مہلت اور بالآخر اُن کے نیست و نابود کئے جانے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَابَّةٍ وَلٰكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ○ (النحل آیت ۶۲)

ترجمہ:- اور اگر اللہ (کی یہ سُنّت ہوتی کہ وہ) لوگوں کو ان کے (ارتکاب) ظلم پر (فوراً) پکڑ لیتا (اور توبہ کے لئے مہلت نہ دیتا) تو وہ اس (زمین) پر کسی جاندار کو (زندہ) نہ چھوڑتا مگر (اُس کی یہ سُنّت ہے کہ) وہ (اصلاح کے لئے) انہیں ایک معیّن وقت تک مہلت دیتا چلا جاتا ہے۔ پھر جب ان (کی سزا) کا وقت آجاتا ہے تو وہ نہ تو ایک گھڑی پیچھے رہ (کر بچ) سکتے ہیں اور نہ (اُس سے) آگے نکل (کر بچ) سکتے ہیں۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ مصیبت وارد ہونے پر خدا کی طرف جھکنے اور نافرمانی سے توبہ کرنے کے بعد مصیبت دُور ہونے پر پھر فاسقانہ حالت کی طرف لوٹ کر توبہ کو توڑ دینا انتہائی خطرناک بات ہے۔ ایسا انسان اپنی اس انتہائی قابلِ اعتراض روش سے اپنے آپ کو نہ ٹلنے والے عذاب کا مستحق بنا رہا ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف کامل رجوع اختیار کرنے (ایسا رجوع کہ جسے ترک کرنے کا سوال ہی پیدا نہ ہو) کی تلقین کی ہے اور اس کے نتیجہ میں عظیم الشان انعاموں سے نوازے جانے کی یقین دہانی کرائی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ ۖ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ (التحریم آیت ۹)

ترجمہ:- اے مومنو! اللہ کی طرف خالص طور پر رجوع کرو (منافقت کی کوئی ملاوٹ نہ ہو) کوئی تعجب نہیں کہ تمہارا رب تمہاری بدیوں کو مٹا دے اور تم کو ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اُس دن اللہ اپنے نبی کو رُسوا نہیں کرے گا اور نہ اُن لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں۔ ان کا نور اُن کے آگے آگے بھی بھاگا جائے گا اور داہنیں پہلو کے ساتھ ساتھ بھی۔ وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہمارا نور ہمارے فائدہ کے لئے پُورا کر دے اور ہمیں معاف فرما تُو ہر چیز پر قادر ہے۔

یہ آیت اس امر پر شاہد ناطق ہے کہ مومنوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف خالص طور پر رجوع کرنا اور اپنے گناہوں اور نافرمانیوں سے کامل اور حقیقی رنگ میں توبہ کرنا از بس ضروری ہے۔ اس کے بغیر وہ بُرے انجام سے محفوظ نہیں ہو سکتے اور نہ اللہ تعالیٰ کے افضال و انعامات کے مورد بن سکتے ہیں۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بطور خاص یہ نصیحت فرمائی ہے کہ توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو یعنی ایسی خالص اور کامل توبہ کرو جو کبھی نہ مرے بلکہ ہمیشہ قائم و دائم رہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو جس طرح بھاگنے والا شکار جب ذرا سُست ہو جاوے تو شکاری کے قابو میں آجاتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنیوالا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔ **توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو اور کبھی مردہ نہ ہونے دو** کیونکہ جس عضو سے کام لیا جاتا ہے وہی کام دے سکتا ہے اور جس کو بیکار چھوڑ دیا جاوے پھر وہ ہمیشہ کے واسطے ناکارہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح توبہ کو بھی متحرک رکھو تاکہ وہ بیکار نہ ہو جاوے۔ اگر تم نے سچی توبہ نہیں کی تو وہ اُس بیج کی طرح ہے جو پتھر پر بویا جاتا ہے اور اگر وہ سچی توبہ ہے تو وہ اُس بیج کی طرح ہے جو عمدہ زمین میں بویا گیا ہے اور اپنے وقت پر پھل لاتا ہے۔“

(ارشادات ۶ر اپریل ۱۹۰۳ء بحوالہ ملفوظات جلد پنجم صـ ۳۰۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قدرتِ ثانیہ

تحریر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء

(۲)

چوتھا ثبوت

اس بات کا کہ "قدرتِ ثانیہ" سے مراد خلافت ہی کا نظام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فرمان ہے کہ:۔

"دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

یہ حوالہ یقینی دلیل ہے اس امر کی کہ "قدرتِ ثانیہ" سے مراد خلافت ہے۔ کیونکہ خلافت ہی ایسا نظام ہے جو حضورؑ کی زندگی میں ظہور پذیر نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ خلافت کے معنے ہیں۔ اصل کی وفات کے بعد جانشین اور نائب ہونا اور وفات و زندگی ایک وقت میں جمع نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ واقعات بھی یہی بتاتے ہیں کہ حضورؑ کی وفات کے معاً بعد جماعت میں خلافت آگئی۔ معلوم ہوا کہ "قدرتِ ثانیہ" سے مراد خلافت ہے نہ کہ کچھ اور۔

پانچواں ثبوت

اس بات کا کہ "قدرتِ ثانیہ" سے مراد خلافت کا نظام ہے۔ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صراحت سے فرمایا ہے کہ:۔

"میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔"

ان الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ "قدرتِ ثانیہ" سے مراد خلفاء کا وجود ہے کیونکہ حضورؑ نے فرمایا ہے کہ میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو "قدرتِ ثانیہ" کے مظہر ہوں گے گویا آپ کے بعد متعدد خلفاء ہوں گے اور پے در پے ہوں گے سو یہ نظام خلافت قیامت تک جاری رہے گا کیونکہ اس کے ساتھ ہی حضورؑ نے یہ بھی فرمایا کہ:۔

"وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔" اور "جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

یعنی دوسری قدرت کے مظہر سلسلہ وار منصب خلافت پر فائز ہوں گے۔ ان کا سلسلہ چند روزہ نہیں ہوگا یا چند سالوں کے لئے نہیں ہوگا بلکہ اس بشارت کے مطابق جماعت کی تقویت اور استحکام کے لئے یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ "قدرتِ ثانیہ" یعنی خلافتِ احمدیہ کے تین مظاہر قائم ہو چکے ہیں اور ہمارا ایمان اور یقین ہے کہ انشاء اللہ یہ سلسلہ دائمی طور پر جاری رہے گا۔

چھٹا ثبوت

اس بات کا کہ "قدرتِ ثانیہ" سے مراد نظامِ خلافت ہے۔ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات کے بعد "قدرتِ ثانیہ" کے ذکر میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔"

یہ حوالہ ظاہر کرتا ہے کہ انبیاء کے بعد ان کے جانشین جو کہ اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت سے منصبِ خلافت پر قائم ہوتے ہیں جو انبیاء کے رنگ میں رنگین اور انہی بزرگی اور پاک نفسی کے باعث ایک خاص جذب کے مالک اور اس لائق ہوتے ہیں کہ نبی اور مامور من اللہ کی وفات کے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں مؤید من اللہ وجودوں کو اپنے بعد لوگوں سے بیعت لینے کی ہدایت فرمائی۔

ساتواں ثبوت

اس امر کا کہ "قدرتِ ثانیہ" سے مراد خلافت کا نظام ہے یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قدرتِ ثانیہ کے ظہور کے ساتھ جن مقاصد کی تکمیل وابستہ فرمائی ہے وہ بعینہٖ وہی مقاصد ہیں جو خلافت کے ذریعہ تکمیل پاتے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"(اللہ تعالیٰ) دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو آخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا۔ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے"

(الوصیت صفحہ ۵)

"جس راستی کو وہ (انبیاء) دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔"

(الوصیت صفحہ ۶)

تاریخ اسلام اس بات کی شاہد ناطق ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جو حالات پیدا ہوئے ان کی اصلاح کے لئے خلافت کے نظام کو اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا اور ان مقاصد کی تکمیل کے لئے حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ اول کو کھڑا کیا اور آپ کے بعد دوسرے خلفاء سے بھی یہ کام لیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات کے بعد حالات کی اصلاح اور مقاصد کی تکمیل کے لئے "قدرتِ ثانیہ" کا آنا ضروری قرار دیا جس سے واضح ہوتا ہے کہ حضورؑ کے نزدیک "قدرتِ ثانیہ" سے مراد خلافت ہی تھی خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت نے بھی ثابت کر دیا کہ آپ کے بعد جو حالات پیدا ہوئے اور جو مشکلات آئیں ان سب کی اصلاح اور آپ کے مقاصد کی تکمیل "قدرتِ ثانیہ" کے مظہر اول ثانی اور ثالث خلفاء کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے قائم کئے اور آئندہ بھی کرتا چلا جائے گا۔

ان ہر دو حوالوں سے بھی یہ امر صاف طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ "قدرتِ ثانیہ" سے مراد خلافت ہے جس کا سلسلہ دائمی اور غیر منقطع ہے۔ یعنی آپؑ کی وفات کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری رہے گا اور یکے بعد دیگرے خلفاء آتے رہیں گے۔ ان میں سے ہر ایک اپنے وقت کا مصلح، امام اور "قدرتِ ثانیہ" کا مظہر ہوگا۔ اور رشد و ہدایت کے کام کو جاری رکھے گا۔

رسالہ "الوصیت" میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "قدرتِ ثانیہ" کے بارہ میں جو کچھ لکھا ہے اس سے اس وقت میں نے سات ثبوت اس بات کے پیش کئے ہیں کہ "قدرتِ ثانیہ" یا "دوسری قدرت" سے مراد خلافت کا نظام ہے۔

جماعت کا طرز عمل

اس کے بعد جب ہم جماعت کے طرز عمل کو دیکھتے ہیں تو اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وضاحت کے مطابق جماعت نے "قدرتِ ثانیہ" یا "دوسری قدرت" سے مراد خلافت کا نظام ہی سمجھا اور آپؑ کی وفات کے بعد جب جماعت کی پریشانی کو دور کرنے اور سنبھالنے اور آپؑ کے مقاصد کی تکمیل کے لئے سوال اٹھا تو ساری جماعت نے یک زبان ہو کر یہ فیصلہ کیا کہ آپؑ کی وصیت کی تکمیل میں آپؑ کے بعد خلافت کا قیام ہو اور خلیفہ کا انتخاب عمل میں آئے۔ چنانچہ متفقہ طور پر حضرت سیدنا نورالدین رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ اول تسلیم کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے بعد جماعت احمدیہ کا سب سے پہلا اور واضح اور کلی اجماع اس بات پر ہوا کہ "قدرت ثانیہ" سے مراد خلافت کا نظام ہے۔ اس کا ثبوت وہ اعلان ہے جو اس موقعہ پر جناب خواجہ کمال الدین صاحب نے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سیکرٹری کی حیثیت سے انجمن کے جملہ ممبران کی طرف سے جماعت کی اطلاع کے لئے جاری کیا۔ اس میں جناب خواجہ صاحب نے لکھا:۔

"حضور علیہ السلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ "الوصیت" کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان و اقرباء حضرت مسیح موعود علیہ السلام باجازت حضرت ام المومنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی والا مناقب حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حکیم نور الدین سلمہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا ——— اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی"

اور پھر اس اعلان میں جناب خواجہ صاحب نے آگے چل کر مزید یہ فرمایا:۔

"کل حاضرین نے جن کی تعداد اوپر دی گئی ہے بالاتفاق خلیفۃ المسیح قبول کیا۔ یہ خط بطور اطلاع کل سلسلہ کے ممبران کو لکھا جاتا ہے کہ وہ اس خط کے پڑھنے کے بعد فی الفور حضرت حکیم الامت خلیفۃ المسیح والمہدی کی خدمت بابرکت میں خود یا بذریعہ تحریر بیعت کریں۔"

(الحکم ۲۸ رمئی و بدر ۲ رجون ۱۹۰۸ء)

گویا جماعت احمدیہ کا من حیث القوم یہ پہلا اور کلی اجماع تھا جس میں اس بات کا اعتراف کیا گیا کہ رسالہ "الوصیت" میں جو وصایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت کی ترقی و استحکام اور اس کی زندگی اور بقا کے لئے تجویز کی ہیں اور "قدرت ثانیہ" کی آمد اور اس کے ظہور سے تعلق رکھتی ہیں ان کی مطابقت میں حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب رض کو "قدرت ثانیہ" کا مظہر اول قرار دے کر انہیں خلیفۃ المسیح والمہدی تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اس جماعتی اجماع کا اخبارات میں اعلان کیا گیا۔ بالاتفاق تمام جماعت نے اسے قبول کیا۔ پس جماعت کا یہ پہلا اور کلی اجماع جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے معاً بعد ہوا اس بات کا کھلا کھلا ثبوت ہے کہ سب کی سب جماعت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تربیت یافتہ تھی۔ انہوں نے رسالہ "الوصیت" میں مندرجہ ہدایات کے مطابق "قدرت ثانیہ" سے خلافت کا نظام ہی مراد لیا اور عملاً بیعت کر کے مزید تصدیق اپنے موقف کی کر دی۔

بزرگان جماعت کی تصریحات

اس کے بعد بھی جماعت کے سرکردہ بزرگ اور معتمدین وقتاً فوقتاً اس موقف کی تصدیق کرتے رہے اور اخبارات میں اور تقریروں میں اس حقیقت کا علی الاعلان اعتراف کرتے رہے کہ "قدرت ثانیہ" سے مراد خلافت ہے۔ چنانچہ اخبار الحکم ۲ رجون ۱۹۰۸ء میں یہ اعلان کیا گیا کہ:۔

"بڑی خوشی کا مقام ہے کہ خدا تعالیٰ نے "قدرت ثانیہ" کے ظہور کا مظہر اوّل ہمیں عطا کیا ہے وہ مظہر اول وہی ہے جس کا ذکر میں پہلے کر آیا ہوں یعنی حضرت حکیم الامت۔"

پھر اخبار الحکم ۲۲ راگست ۱۹۰۸ء میں جماعت کے سرکردہ معتمدین کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا:۔

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس وصیت کی تکمیل اور تعمیل کے لئے "قدرت ثانیہ" کے مظہر اوّل حضرت خلیفۃ المسیح نے اخبارات میں اعلان کر دیا ہے۔"

وہ اعلان کیا تھا یہی کہ:۔

"میں اس وقت جماعت کا لیڈر ہوں اور امام ہوں اور خدا نے مجھے خلیفہ بنا دیا ہے اور اب تم سب کا فرض ہے کہ آدمی بن کر میری اطاعت اور فرمانبرداری کرو۔"

بعد ازاں دسمبر ۱۹۰۸ء کے جلسہ سالانہ میں ایک لیکچرار نے اپنی تقریر کے دوران کہا:

"اب "قدرت ثانیہ" کا جو مظہر اوّل ہمارے درمیان قائم ہوا ہے وہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود ہے .... اب یہ خلافت اولیٰ جو قائم ہوئی۔ اس "قدرت ثانیہ" کے فیض سے حصہ لینے کے لئے نہایت ہی سچا اور صحیح ذریعہ ہے اور اب جو کچھ فیض ہماری خدمات پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے اس کا پہلا مظہر یہی خلافت اولیٰ ہے"

(اخبار بدر ۲۸ جنوری ۱۹۰۸ء)

اسی طرح اخبار الحکم ۱۹۱۰ء میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رض کا یہ بیان شائع ہوا:۔

"کوئی احمدی جو حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کی خلافت کو "قدرت ثانیہ" کے مظہر اول کی خلافت یقین کرنے میں مضائقہ کرتا ہے اس کا اپنے آپ کو بعض حضرت مسیح موعود پر ایمان لانے سے احمدی سمجھنا غلطی ہے" (الحکم۔ اپریل ۱۹۱۰ء صفحہ ۱۲)

حضرت خلیفہ اول کے نزدیک بھی "قدرت ثانیہ" سے مراد خلافت ہے

خود حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے بھی "قدرت ثانیہ" کو خلافت ہی قرار دیا ہے۔ اس کا پہلا ثبوت تو یہ ہے کہ آپ کے متعلق اس وقت اخبارات میں اور تقریروں میں اور جماعتی مجالس میں یہ ذکر ہوتا رہا کہ آپ "قدرت ثانیہ" کے مظہر اول ہیں۔ مگر کبھی آپ نے اس سے انکار نہیں کیا اور نہ کبھی یہ کہا کہ "قدرت ثانیہ" کے متعلق جو کچھ کہا جا رہا ہے یا لکھا جا رہا ہے یہ درست نہیں۔

دوم۔ آپ نے منصب خلافت کو قبول فرما کر عملاً اس بات کی تصدیق فرما دی کہ آپ ہی "قدرت ثانیہ" کے مظہر اول ہیں اور "قدرت ثانیہ" سے مراد خلافت ہی ہے۔

سوم: بہت بڑا ثبوت اس بات کا کہ آپ "قدرت ثانیہ" سے مراد خلافت ہی لیتے تھے یہ ہے کہ آپ کے زمانہ خلافت میں کچھ عرصہ گزرنے پر لاہور کے کسی گمنام شخص نے دو ٹریکٹ "اظہار حق" کے نام سے شائع کئے جن کے ذریعہ سے پیغام صلح والوں نے بھی اتفاق کیا۔ ان ٹریکٹوں میں علاوہ اور وساوس کے ایک بات یہ بھی بیان کی گئی تھی کہ "الوصیت" میں "قدرت ثانیہ" کا جو وعدہ ہے اس سے خلیفہ مراد نہیں ہو سکتا کیونکہ خلیفہ تو آدمی ہوگا اور حضرت صاحب نے تو لکھا ہے کہ "قدرت ثانیہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی"۔ چنانچہ اس کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی منظوری اور نظر ثانی سے ایک رسالہ اس وقت کی مجلس انصار اللہ نے "خلافت احمدیہ" کے نام سے شائع کیا جس میں اس وسوسہ کا ایک جواب یہ دیا گیا کہ "قدرت ثانیہ" کی پیشگوئی سے خلفاء کا سلسلہ مراد ہے کیونکہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرما دیا ہے کہ "قدرت ثانیہ" کے معنی خلیفے ہیں۔ اور اس کے ثبوت میں "الوصیت" کی وہ عبارت پیش کی گئی جس میں دو قدرتوں کے ظاہر ہونے کا ذکر ہے۔ اور جس میں دوسری قدرت کا مظہر حضرت ابوبکر صدیق رض کو قرار دیا گیا ہے۔

اس رسالہ "خلافت احمدیہ" کے ضمیمہ میں یہ درج ہے کہ:۔

"حضور (یعنی حضرت خلیفہ اول رض) نے رسالہ "خلافت احمدیہ" کے طول طویل مسودہ کو اس ضعف پیری اور اژدحام مشاغل کے باوجود ایک ہی مجلس میں سارے کو مشرف بہ ملاحظہ عالی فرمایا اور اشاعت کی اجازت اور وعدہ دعا فرما کر اظہار فرمائی۔"

(ضمیمہ خلافت احمدیہ ص۲)

پھر اسی رسالہ "خلافت احمدیہ" میں "قدرت ثانیہ" کے الٰہی ہونے کی بناء پر انکار خلافت کے جواب میں یہ بھی لکھا گیا:۔

"خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے"۔

جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ "قدرت ثانیہ" سے مراد بعض افراد کی جماعت ہے اور یہ خلافت خلفاء کی صورت میں ظہور پذیر ہوگی"

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے ملاحظہ اور اجازت اور دعا کے بعد ان جوابات کی اشاعت اس بات کا ثبوت ہے کہ "قدرت ثانیہ" سے مراد آپ کے نزدیک بھی خلافت ہی ہے نہ کوئی اور نظام۔ ورنہ آپ اس مسودہ کو نامنظور کر دیتے اور اس کی اشاعت روک دیتے۔

(باقی)

دعائے مغفرت

میری والدہ صاحبہ فاطمہ بیگم اہلیہ چوہدری نصر الدین صاحب مرحوم سابق منیجر اراضیات منڈی مورخہ ۱۲ رجنوری بوقت ۵ بجے شام بعمر ۷۸ سال تقضائے الٰہی سے لاہور میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جنازہ ۱۳ رجنوری ۶۸ء کو لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ اسی دن نماز عصر کے بعد مکرم صوفی غلام محمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ نے دو لڑکیاں اور تین لڑکے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ بڑا لڑکا عبد المجید ناصر لندن میں ہے اور وفات کے وقت نہ آسکا۔

احباب مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں نیز پسماندگان کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا کرے۔

(عبد اللطیف ناصر سہگل سٹریٹ مکان نمبر ۵ شاہ نگر چوبرجی لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پنجاب میں سبزیاں کاشت کرنے کا پروگرام

نمبر شمار	سبزی کا نام	وقت کاشت	وقت منتقلی پنیری	فی ایکڑ بیج	قطار کا قطار سے فاصلہ	پودے کا پودے سے فاصلہ	کھادیں: گوبر کی کھاد (گڈے)	امونیم سلفیٹ	سپر فاسفیٹ	آبپاشی کا وقفہ	برداشت	منظور شدہ اقسام از محکمہ زراعت
					پنیری چھٹے کے ذریعہ کاشت کی جاتی ہے							
۱	مرچیں	مارچ-اپریل	—	۱½ تا ۲ سیر	۲½ فٹ	۱ فٹ	۱۵-۲۰	۲ تھیلے	۲ تھیلے	۱۰-۱۵ دن	اگست-دسمبر	ٹاٹاپوری، گولا پشاوری
۲	شملہ مرچیں	جنوری	فروری	½ سیر	۲½ فٹ	۱ فٹ	۲۰-۲۵	۲ تھیلے	۲ تھیلے	۸-۱۰ دن	مئی تا اکتوبر	کیلیفورنیا ونڈر
۳	بینگن	۱-فروری ۲-جون ۳-اکتوبر	اپریل اگست فروری	¼ سیر ¼ سیر ¼ سیر	۳ فٹ ۳ فٹ ۳ فٹ	۱½ فٹ ۱½ فٹ ۱½ فٹ	۱۵-۲۰ ۱۵-۲۰ ۱۵-۲۰	۲ تھیلے ۲ تھیلے ۲ تھیلے	۲ تھیلے ۲ تھیلے ۲ تھیلے	۸-۱۰ دن ۸-۱۰ دن ۸-۱۰ دن	جون تا اکتوبر ستمبر تا دسمبر اپریل تا جون	۱-لونگ سرحدی ملے ۲-ملتان نمبر ۷
۴	تربوز	فروری تا مارچ جولائی	—	۲-۲½ سیر ۲-۲½ سیر	۱۰ فٹ ۱۰ فٹ	۲ فٹ ۲ فٹ	۱۵-۲۰ ۱۵-۲۰	۲ تھیلے ۲ تھیلے	— —	۸-۱۵ دن ۱۰-۱۵ دن	مئی-جون اکتوبر	۱-شوگر بے بی ۲- T-14
۵	خربوزہ	فروری تا مارچ جون	— —	۲-۲½ سیر ۲-۲½ سیر	۸ فٹ ۸ فٹ	۲ فٹ ۲ فٹ	۱۵-۲۰ ۱۵-۲۰	۲ تھیلے ۲ تھیلے	— —	۱۰-۱۵ دن ۸-۱۰ دن	مئی-جون —	۱- T-94 ۲-چیچا وطنی
۶	ہلدی	مارچ-اپریل	—	۲۰-۲۵ من	۲ فٹ	۶"-۹"	۲۵-۳۰	۲ تھیلے	۴ تھیلے	۱۰-۱۵ دن	دسمبر	—
۷	کچالو	مارچ	—	۲۰-۲۵ من	۲ فٹ	۹"	۱۰-۱۵	۲ تھیلے	۴ تھیلے	۱۰-۱۵ دن	ستمبر-نومبر	—
۸	کریلا	مارچ-اپریل	—	۴ سیر	۵ فٹ	۶"	۳۰	۱ تھیلا	۳ تھیلے	۸-۱۰ دن	مئی-اگست	لائلپور سیلیکٹڈ I
۹	بھنڈی توری	فروری-اپریل	—	۱۰ سیر	۳ فٹ	ایک فٹ	۲۰-۲۵	۲ تھیلے	۳ تھیلے	۸-۱۰ دن	مئی-ستمبر	ٹی ۱۳، SONIPOOSA
۱۰	ٹینڈا	مارچ-اپریل جون-جولائی	— —	۱½ سے ۲ سیر ۱½ سے ۲ سیر	۵ فٹ ۵ فٹ	۳ فٹ ۳ فٹ	۱۵-۲۰ ۱۵-۲۰	۱ تھیلا ۱ تھیلا	۲ تھیلے ۲ تھیلے	۷-۸ دن ۷-۸ دن	اپریل نومبر	دل پسند ”
۱۱	گھیا کدو	جنوری تا مارچ	—	۲ سے ۲½ سیر	۸ فٹ	۳ فٹ	۱۰-۱۵	۱ تھیلا	۱ تھیلا	۷-۸ دن	مارچ-مئی	—
۱۲	ٹماٹر	۱-جولائی اگست ۲-ستمبر ۳-فروری	اگست ستمبر اکتوبر فروری	۲ چھٹانک ” ”	۴ فٹ کیاری کے دونوں طرف ۲ فٹ ۵ فٹ چوڑی کیاری کے دونوں طرف ۲½ فٹ ۴ فٹ کیاری کے دونوں طرف ۲ فٹ	۱ فٹ ۱½ فٹ ۱¼ فٹ	۲۰-۲۵ ۲۰-۲۵ ۲۰-۲۵	۲ تھیلے ۲ تھیلے ۲ تھیلے	۳ تھیلے ۳ تھیلے ۳ تھیلے	۸-۱۰ دن ۱۰-۱۵ دن ۱۰-۱۵ دن	نومبر تا دسمبر اپریل تا مئی مئی تا جون	

(ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ - ربوہ)

مطالعہ کتب۔ ماہ فروری میں خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب ”سبز اشتہار“ مقرر ہے۔ خدام اس کا مطالعہ کریں۔

مہتمم تعلیم
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فجی میں احمدیت کے قیام سے اللہ تعالیٰ کی یہ بشارت پوری ہوئی

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

خواتین کے جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء پر نمائندہ لجنہ اماء اللہ فجی کی تقریر

میری احمدی بہنو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مَیں جماعت فجی کی طرف سے آئی ہوں اور ساوا کی لجنہ کی پریذیڈنٹ ہوں۔ فجی کی جماعت ۱۹۶۰ء میں قائم ہوئی اور اِس وقت وہاں پر ہماری پانچ مسجدیں اور ایک پرائمری سکول ہے۔ فجی دُنیا کے کنارا پر واقع ہے۔ وہاں ہم ہر روز دُنیا کے تمام لوگوں سے پہلے سورج نکلتا دیکھتے ہیں اور ہمارے ہی ملک سے International date line گذرتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کہ "مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"، فجی میں احمدیت کے قیام سے بھی پوری ہوئی۔ الحمد للہ

محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت مغموم دل کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ خاکسار کی بھاوجہ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ برادرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب مورخہ ۲۲ر جنوری ۱۹۷۸ء کو لندن میں اپنے بیٹوں کے پاس وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کو معمولی سا دل کا عارضہ ہوا۔ فوراً ہسپتال پہنچایا گیا مگر وہاں صرف دو گھنٹہ کے اندر اندر یہ عارضہ جان لیوا ثابت ہوا۔ وما تدری نفس بای ارض تموت۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ لائبیریا سے آتے ہوئے ان کے بیٹے سردار رفیق احمد صاحب مورخہ ۳۰ر جنوری کو شام ۶ بجے تابوت ربوہ لائے ۳۱ر جنوری کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے نمازِ جنازہ پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں سپردِ خاک کیا گیا۔ تدفین کے وقت خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کے علاوہ ایک کثیر تعداد احباب اور بزرگان کی موجود تھی۔ ... قبر مکمل ہونے پر محترم مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔

مرحومہ کے شوہر ڈاکٹر نذیر احمد صاحب اور ان کے بڑے بیٹے ڈاکٹر حمید احمد صاحب اور سردار رفیق احمد صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول مقیم علی الترتیب سیرالیون، غانا اور لائبیریا نصرت جہاں سکیم کے تحت مصروفِ خدمت ہیں۔ دو بیٹے اور ایک بیٹی لندن میں اور ایک بیٹا اور ایک بیٹی پاکستان میں ہیں۔ اِس طرح مختلف اطراف میں پھیلی ہوئی اولاد کے لئے یہ اچانک وفات بہت صدمہ کا باعث ہوئی۔

تعزیت کے لئے حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اکثر خواتینِ مبارکہ اور مستورات اور احبابِ جماعت تشریف لائے جس کے لئے ہم سب ان کے حد درجہ ممنون ہیں۔ مرحومہ لجنہ ربوہ کی سرگرم رُکن رہی تھیں۔

احبابِ کرام اور بہنوں سے التماس ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ کریم مرحومہ کے درجات بلند کرے۔ ان کی قربانی، خدمتِ لجنہ اور نیکیوں کا بہترین اجر ان کو عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل اور ہمت سے صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار سردار بشیر احمد ۲۸/۸ دارالصدر شمالی۔ ربوہ)

ماہانہ رپورٹ کارگزاری انصار اللہ

مجالس انصار اللہ کا ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ ماہانہ رپورٹ کارگزاری مرکز میں بھجوانا نہایت ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر مرکز کو مجالس کی کارکردگی کا علم نہیں ہو سکتا۔ مرکز کی طرف سے رپورٹ بھجوانے کے لئے ہر ماہ کی دس تاریخ مقرر ہے جن مجالس نے ابھی تک ماہِ فتح / دسمبر کی رپورٹ مرکز میں ارسال نہیں کی ان سے درخواست ہے کہ وہ رپورٹ جلد بھجوا کر ممنون فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

جماعتِ احمدیہ کی ۵۹ ویں مجلسِ مشاورت

۳۱ر مارچ۔ یکم، ۲ر اپریل ۱۹۷۸ء کو منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کی ۵۹ ویں مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۳۱ر مارچ۔ یکم، ۲ر اپریل ۱۹۷۸ء کو ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہوگی۔

۲۔ ایجنڈا مشاورت کے لئے تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۰ر فروری ۱۹۷۸ء ہے۔ جملہ تجاویز حسبِ قواعد جماعتوں کے اجلاسِ عام میں پیش ہو کر کثرتِ رائے کی منظوری سے امیر صاحب کی وساطت سے آنی چاہئیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

مسجد احمدیہ شیخوپورہ میں نقیب کی ضرورت

مسجد احمدیہ کی دیکھ بھال، صفائی اور مہمانوں کی خدمت کے لئے ایک نقیب کی ضرورت ہے جو سائیکل چلانا جانتا ہو اور سائیکل رکھتا ہو۔ ادھیڑ عمر کا ہو تو بہتر ہے۔ کام میں چُست، دیانتدار اور محنتی ہو۔ درخواستیں امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ کو جلد پہنچائی جائیں یا پھر درخواست خود لے کر آجاویں اور انٹرویو دیں۔ درخواست دہندہ کے پاس اپنی جماعت کے پریذیڈنٹ / امیر کی تصدیقی چٹھی ضرور ہونی چاہیئے تنخواہ ۱۵۰/- اور رہائش کے لئے مکان پانی بجلی مفت ہوگی۔

(امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ)

ٹنڈر نوٹس جنگلات میانوالی فارسٹ ڈویژن

ہر خاص و عام کو بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ محکمانہ طور پر کٹائی شدہ لکڑی از قسم ایندھن جو کہ کندیاں جنوبی رینج میں پڑی ہے، کے ٹھیکہ جات برائے ڈھلائی چھوٹی چھوٹی لاٹوں میں ٹنڈر درکار ہیں جو کہ بنام عزیز اسلم خان مہتمم جنگلات میانوالی مورخہ ۲/۲/۷۸ بوقت ۱۲ بجے دوپہر پہنچ جانے چاہئیں۔ مجوزہ ٹنڈر فارم مبلغ ۵/- روپے کے عوض زیر دستخطی سے کسی بھی روز دفتری اوقات میں حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

مہتمم جنگلات، حلقہ میانوالی

IPL-526

درخواستِ دعا

خاکسار کے ماموں جان (آف جوالہ نگر فیصل آباد) کو ایک حادثہ میں ٹانگ پر شدید چوٹ آئی ہے۔ احبابِ جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اللہ رکھا پرویز
کارکن الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴